نمبر ۵۲ قادیان دارالامان - مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۲۶ ہجری جلد ۱۲

الٹی میٹم

آجکل جبکہ مختلف تحریکیں کی جارہی ہیں اور قوم پر مختلف اور ضروری مصارف کا بوجھ آئے دن بڑھ رہا ہے میرا دل رکتا ہے کہ اخبار کے متعلق کسی قسم کی تحریک کروں لیکن جب میں دیکھتا ہوں کہ آب از سر گذشت و الامعاملہ ہو رہا ہے تو خاموش رہنا بھی معصیت معلوم ہوتا ہے پچھلے دنوں الحکم پر یہ ایک بہت بڑا بوجھ پڑ گیا ہے اس کے ماہواری اخراجات کے لئے ہی ایک معقول رقم کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور ڈبل اشاعت کی وجہ سے بھی اخراجات میں بیشی ہوئی اور اس طرح سے گذشتہ جولائی سے لیکر جولائی ۱۹۰۸ء تک قریب دو ہزار روپیہ کے خسارہ اٹھانا پڑا ہے۔ باوجود اس کے جیسا کہ میں ایک سے زیادہ مرتبہ لکھ چکا ہوں خدا تعالیٰ نے مجھے نہ گھبرانے والا دل اور نہ ہارنیوالی ہمت عطا فرمائی ہے میں ان باتوں سے گھبراتا نہیں اور تھکتا نہیں لیکن ہر ایک بات کی ایک حد ہوتی ہے۔ سرپرستان الحکم میں بہت سے احباب ایسے ہیں۔ جو اپنے ذمہ کے واجب الادا روپیہ کو بعض مجبوریوں یا دقتوں کے عذر سے وقت پر ادا نہیں کر سکتے یا نہیں کرتے۔ اور اس سے مطبع اُلٹا وی پی کے اخراجات کا زیر بار ہوتا ہے ایک قومی اور مذہبی اخبار کے لئے اس سے بڑھکر نقصان رسان کوئی چیز ہو ہی نہیں سکتی اس لئے میں بدوں اس کے کہ کسی قسم کی اپیل کروں اور ناظرین کے جذبات پر اثر ڈالوں میں بالکل صاف اور کھرے الفاظ میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ جن حضرات کے ذمہ مطبع کا ایک پیسہ بھی باقی ہے۔ وہ براہ کرم از خود بھیجدیں مجھے معاف کریں

اگر میں طپیدہ دلی سے یہ عرض کروں۔ کہ اگر آپ لوگ اپنے قومی خادم کی جو بارہ سال سے لگاتار آپ کی خدمت کر رہا ہے اتنی بھی قدر نہیں کر سکتے کہ اس کی واجب الادا قیمت ہی بھیجدیں۔ تو کیوں اپنے نام سے اسے بند نہیں کر دیتے۔ یا بالاتفاق یہ رزولیوشن پاس کردو کہ اسے بند کرنا چاہیئے۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں۔ میں نے الحکم کو کبھی آپ لوگوں کے بھروسہ پر شایع نہیں کیا ہے میں نے اس کا بنیادی پتھر توکلاً علی اللہ رکھا تھا اور اب تک اسی ایک سہارے پر میں چلا رہا ہوں اور جب تک خدا تعالیٰ مجھے توفیق اور موقع دیگا چلاؤنگا میں اس امر کی کچھ پروا نہ کرونگا کہ دوست اور دشمن کیا کہیں گے۔ آئندہ ان احباب کے نام قطعاً اخبار بند کر دونگا جن کے وی پی بلا عذر معقول واپس آئینگے اور پھر دوسری اشاعت میں اس جگہ کی مقامی انجمن میں ایسے بزرگوں کی فہرست بھیجکر درخواست کرونگا کہ وہ ان سے قیمت وصول کرنے میں مدد دیں۔ الحکم کبھی اور کسی حال میں بھی کسی شخص کے نام بلا درخواست نہیں بھیجا گیا۔ یہاں تک کہ نمونے کے پرچے بھیجنے سے بھی ہمیشہ سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ اور اس امتیاز کو آجتک برابر قائم رکھا گیا ہے۔

مگر آئندہ میں یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ اپنے آپ کو اس قسم کی تکلیفوں میں ڈالوں کہ ایک طرف تو ان بزرگوں کی شکائیتیں سنوں۔ جو الحکم کے سچے مربی اور عند الطلب اس کی قیمت اور بعض صورتوں میں زراعانت سے بھی دریغ نہیں کرتے اور دوسری طرف مطالبہ کرنے میں اپنے وقت عزیز کا حصہ صرف کرلوں۔ اور ان کی شکائیت کروں۔

اس لئے میں اس قاعدہ کی پابندی کرنے پر مجبور ہوں کہ جس شخص کی پیشگی قیمت وصول نہ ہوگی۔ اس کے نام کسی صورت میں بھی اخبار جاری نہ ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ اس قاعدہ کی پابندی الحکم کی اشاعت پر یکدم اثر ڈالیگی۔ لیکن میں انشاء اللہ العزیز اس کی قطعاً پرواہ نہیں کرونگا اور میں ان وفادار سرپرستان الحکم کا وجود غنیمت سمجھونگا۔ جو اس کے زندہ رہنے کو ضروری سمجھتے ہیں اور شماتت اعداء سے بچانا اپنا فرض۔ اس لحاظ سے ۳۰ نومبر ۱۹۰۸ء تک ایسے سب بقایا صاف ہو جانے چاہئیں اور جو شخص اس قاعدہ کی پابندی نہ کرنا چاہیے۔ وہ بڑی خوشی سے اس بات کی اجازت دے کہ اس کے نام اخبار بند کر دیا جاوے۔ کیونکہ ۱ دسمبر ۱۹۰۸ء کا الحکم حسب معمول سالانہ قیمتوں کے لئے وی پی ہوگا۔ جو شخص ایک قومی خادم کے لئے ایک ادھیلا بھی ہر روز نہیں نکال سکتا اس سے اور کیا امید کی جا سکتی ہے۔ اس لئے توسیع اشاعت یا کوئی عام اپیل کرنے کے بجائے میں اس کے سرپرستوں کی تعداد مخصوص کرنا چاہتا ہوں اگر کوئی امر قومی آداب کے خلاف لکھا گیا ہو۔ تو مجھے معذور سمجھکر معاف کریں ؎

موسیا آداب داناں دیگر اند
سوختہ جان و رواناں دیگر اند

وی پی بھیجے جا رہے ہیں جن احباب کے واپس آئینگے۔ ان کے نام بمعہ باقیداران ایک ہفتہ انتظار کرکے چھاپدیئے جاوینگے اور مقامی انجمنوں کے ذریعہ مطالبہ کیا جاویگا۔

خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

نوٹ:- فی الحال تا اطلاع ثانی اخبار ہفتہ میں ایک بار شایع ہوگا
ایڈیٹر

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپکر شایع ہوا۔

حضرت خلیفۃ المہدی کا فرمان

تمام جماعت احمدیہ کے نام

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

اس وقت میں اپنی تمام جماعت کو ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس سلسلہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا ایک ضروری جزو۔ گورنمنٹ کی وفاداری تھی۔ یہاں تک کہ کوئی کتاب آپ کی ایسی نہیں۔ جس میں اس بات پر زور نہیں دیا گیا۔ آپ نے نہ صرف اپنی جماعت کو عام طور پر گورنمنٹ کے احسان اور اس کی برکات یاد دلا کر نصیحت کی تھی۔ کہ وہ اس گورنمنٹ کے دل وجان سے وفادار اور ہر حال میں خدمات کے لئے تیار ہیں جیسا کہ تعلیم قرآنی ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کا منشاء ہے۔ بلکہ اپنی اس تعلیم سے کہ جہاد اور غازی مہدی کے آنے کا عقیدہ جو ایک دوسرے کے مؤید ہیں۔ دونوں سراسر تعلیم الاسلام کے خلاف ہیں۔ اس سلسلہ میں شامل ہونے والوں کے دلوں کو ہر ایک قسم کے بغاوت اور فساد اور شر کے خیالات سے پاک کر دیا تھا۔ ایسا ہی سال گذشتہ میں جب اس ملک کے بعض اطراف میں بعض لوگوں نے فساد اور بغاوت کے خیالات پھیلانے شروع کئے تو اس وقت بھی ہمارے امام نے پُر زور الفاظ میں ساری جماعت کو یہ نصیحت کی کہ وہ گورنمنٹ کی وفاداری پر ثابت قدم رہیں اور نہ صرف ایسے لوگوں کے ساتھ جو گورنمنٹ کے خلاف لوگوں کو اکساتے ہیں شامل نہ ہوں بلکہ حتی الوسع اپنے دوسرے وطنی بھائیوں کے ان غلط اور مفسدانہ خیالات کی اصلاح کی کوشش کریں چنانچہ ۷ مئی ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں جو عنوان "اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت" شایع فرمایا تھا آپ نے یہ تحریر فرمایا تھا کہ "چونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں۔ جن سے بغاوت کی بُو آتی ہے بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان کی طبائع میں پیدا ہو جائیگا۔ اس لئے میں اپنی تمام جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں۔ جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے۔ نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں۔ جو قریباً چھبیس برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں۔ یعنی کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں۔ کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے"۔ اور پھر اسی اشتہار میں آگے چل کر یوں تحریر فرمایا تھا "سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا۔ جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے۔ اور میرے نزدیک یہ سخت بدذاتی ہے۔ کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالموں کے پنجہ سے بچائے جاتے ہیں۔ اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اس کے احسان کے ہم شکر گزار نہ ہوں"۔

اس تعلیم کے ہوتے ہوئے مجھے ضرورت نہ تھی کہ میں کچھ لکھتا۔ مگر اس وقت بعض اور واقعات ایسے پیش آ گئے ہیں۔ کہ حضرت امام کی اس تعلیم کی یاد دہانی میں ضروری سمجھتا ہوں۔ اس وقت بنگال میں اس بغاوت نے جس کے متعلق حضرت امام نے فکر ظاہر کیا تھا بمب سازی نے خطرناک رنگ اختیار کیا ہے۔ اور بعض شریر اور مفسد لوگوں نے بعض جوشیلے مگر کم عقل نوجوانوں کو ساتھ ملا کر ملک میں بدامنی اور بدعملی پھیلانی چاہی ہے۔ مگر خوش قسمتی سے اس باخبر گورنمنٹ نے وقت پر اطلاع پا کر مفسدوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

ان مفسد لوگوں کی کارروائیوں کو ہم سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ یہ جماعت جس کے امام نے گورنمنٹ کے مقابلہ پر کسی باغیانہ خیال کے دل میں جگہ دینے کو سخت ترین بدذاتی قرار دیا ہے بلکہ ایسے شخص کو جماعت سے خارج کیا ہے۔ تمام مفسدین کی کارروائیوں کو اسی طرح نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ پھر بھی میں اپنی تمام جماعت کو جس نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ یہ تاکید اور نصیحت کرتا ہوں۔ اور خصوصاً جماعت کے اس حصّہ کو جو بنگال میں رہتے ہیں کہ وہ ایسے تمام مفسد لوگوں کی صحبت سے اجتناب کریں۔ بلکہ جس شخص کے خیالات میں کچھ بھی بغاوت اور فساد کی بُو آتی ہو اُس سے قطع تعلق کریں اور حتی الوسع ایسے مفسد لوگوں کے خیالات گورنمنٹ کے نوٹس میں لانے کی کوشش کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے اس گورنمنٹ کی خدمت کو اپنی عین سعادت سمجھیں۔

ایک اور امر بھی اس جگہ ذکر کرنے کے قابل ہے۔ "آجکل بہت سے اخبارات نے یہ رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ وہ باغیانہ یا مفسدانہ خیالات کو پھیلاتے اور پبلک کو گورنمنٹ یا اس کے معزز یورپین افسروں کے خلاف اکساتے رہتے ہیں۔ میں اپنی جماعت کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ایسے اخباروں کو ہرگز نہ خریدیں اور نہ پڑھیں"۔

اور نہ ہی ایسے لوگوں کے ساتھ جو اس قسم کے جرائم کے بدلے سزایاب ہوتے ہیں۔ کسی قسم کی ہمدردی کا کوئی اظہار نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایسی ہمدردی دراصل ایک قسم کا ظلم ہے۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مفسدانہ خیالات کے پھیلانے کا جرم کوئی بڑا جرم نہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ گورنمنٹ کے خلاف لوگوں کو اکسانا اور مفسدانہ خیالات کی اشاعت کرنا نہ صرف گورنمنٹ کے خلاف ہی کارروائی ہے۔ بلکہ اس کا بُرا اثر عام طور پر پبلک کے امن پر پڑتا ہے۔ اور جو لوگ ایسے مفسدانہ خیالات کو پھیلاتے ہیں۔ وہ ملک کے ساتھ بھلائی نہیں کرتے بلکہ وہ دراصل اپنے ہموطنوں سے دشمنی کرتے ہیں۔

پھر یاد رکھو۔ کہ بعض سوسائٹیاں قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ قرآن میں ہے۔ انما النجوی من الشیطان۔ اور فرمایا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیۃ الرسول وتناجوا بالبر والتقوی۔

یہ صریح احکام قرآن کریم ہیں اور ہر ایک مسلمان ان صریح احکام کا پابند ہونا چاہئے۔ نیز یاد رکھو کہ ہمارے نبی کریم جو ہمارے حقیقی مطاع و مقتدا ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے عملی طور پر مختلف گورنمنٹوں میں رہکر صحابہ کرام کو مکہ معظمہ کے بے قانون شہر و ملک میں کیسے تیرہ برس بسر کئے۔ کہ عقل حیران ہوتی ہے۔

اور جب دیکھا کہ صحابہ کرام پر طاقت سے زیادہ تکالیف پڑتے اور بڑھتے جاتے ہیں اور ایذائیں ناقابل برداشت ہیں۔ تو آپ نے صحابہ کرام کو ارشاد فرمایا کہ ملک حبشہ میں جہاں کا بادشاہ عیسائی تھا۔ ہجرت کر دو۔ اس میں ایک مخفی راز یہ بھی تھا کہ میری قوم کو کسی نہ کسی وقت عیسائی سلاطین کے ماتحت رہنا پڑیگا۔ اُس وقت مسیحی سلطنت کے ماتحت اس طرح رہیں جس طرح صحابہ کرام حبش کے مسیحی بادشاہ کے ماتحت رہے ہے۔

پس ہمارے اس سلطنت کے ماتحت رہنے کا نمونہ صحابہ کرام موجود ہیں۔ جس طرح وہ حبشہ میں رہے۔ اُسی طرح تم ہندوستان میں رہو۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ ہمارے امام صاحب کس طرح بلا کسی طمع اور غرض کے اپنی اسی کتابوں میں ہم کو تعلیم کر گئے ہیں۔ اس کی خلاف ورزی مت کرو۔ اتباع قرآن و اتباع نبی کریم و اتباع صحابہ کرام کو نہ چھوڑو۔

نورالدین

مختصر نوٹ اور واقعات

حجاز ریلوے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عظیم الشان پیشگوئی جو یترک القلاص فلا یسعی علیہا کے الفاظ میں تھی حجاز ریلوے کی تعمیر سے پوری ہو گئی یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کو مدینہ طیبہ تک یہ ریلوے لائن جاری ہو گئی۔ مسلمانان عالم نے اس مبارک تقریب پر جا بجا خوشی کا اظہار فرمایا جا بجا جلسے ہوئے اور چراغان کی گئی۔ مدینہ منورہ سے افتتاح ریلوے کی خبر بذریعہ تار لنڈن ٹائمز کو اس کے نامہ نگار نے بھیجی جس پر اس نے لکھا کہ لاریب اس جگہ اسرار شہرت اخبارات کے لئے پہلے تار برقی پیغام کو

ضرور اس سے زیادہ اہمیت ملنی چاہئے تھی۔ مدینہ گو بلحاظ آبادی یا دولت کے دنیا کا نہائیت اہم شہر نہ ہو۔ لیکن بوجہ مدینۃ النبی اور اسلام کا منبع اور مرجع ہونے کے دنیا بھر میں نہائیت اہم اور نہایت محبوب شہر ہے۔

بہرحال اس ریلوے کا اجرا اگرچہ مسلمانانِ عالم کے لئے مسرّت بخش ہے۔ مگر احمدی قوم اس مسرّت سے جو حصّہ لیتی ہے۔ اس میں دوسرے شریک نہیں۔ کیونکہ دوسروں نے حجاز ریلوے کے تمدنی یا سیاسی یا تجارتی مقاصد اور اغراض پر اور فوائد پر نظر کی ہے۔ مگر احمدی اسے اپنے سید و مولیٰ مقتدا حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ایک **زبردست اور روشن نشان** کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ اور یقین کرتے ہیں کہ وہ اُن کے امام **مہدی اور مسیح** کے وقت سے مختص تھا۔ جو ٹھیک اپنے وقت پر پورا ہوا۔ اور انہوں نے سچے مدعی کو شناخت کرنے کی توفیق پائی۔

اسلام کے نادان دوست

اسلام کو اُس کے مخالفین سے اتنا صدمہ نہیں پہنچا۔

جسقدر اُس کے نادان دوستوں نے اُسے نقصان پہنچایا ہے۔ پیسہ اخبار کی قسمت عجیب واقع ہوئی ہے کہ اُس میں بعض اوقات ایسے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جو اسلام اور اہلِ اسلام کے لئے مذہبی رنگ میں سخت مضر ہوتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں ایک لغو سلسلہ حاضر و غائب کی بحث پر شروع تھا۔ اب ترقی و تنزل اسلام کے اسباب پر ۱۸ر ستمبر کی اشاعت میں کسی شیعہ کا نہائیت بے ہودہ مضمون شائع کر کے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی مساعی جمیلہ پر حملہ کیا گیا ہے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر در پردہ زد کی ہے۔ اور مسلمانوں کی ترقی کے اسباب اور ذرائع میں سے ایک بینک سازی اور سود خواری بھی بتائی ہے۔ اگر سود کے جواز کی یہی دلیل ہے کہ مسلمان دوسرے لوگوں کو سنگین سود دیتے ہیں۔ اس لئے قلیل شرح پر سود پر دینے کا انتظام ضروری ہے۔ تو بقول ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کل کو ایسے خیر خواہ کم خرچ کے چکلے اور شراب خانے بھی جاری کرنے کی تجویز کریں گے۔ یہ کیسے شرم کی بات ہے۔ مسلمانوں نے جب ترقی کی ہے۔ قرآن مجید کی ہدائیتوں پر عمل کر کے کی ہے اور جب کریں گے اسی راہ سے کریں گے۔ اُنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **اسوہ حسنہ** پر عمل کرنا چاہئے۔ پیسہ اخبار کا فرض ہے۔ کہ وہ مذہبی مضامین سے اپنے اخبار کو بکلی پاک رکھے جس کا وہ اہل نہیں۔ ہاں سیاسی اور وقتی ضرورتوں پر یا عام اخباری مقاصد پر جو چاہے رکھے۔ اور شائع کرے!

ایک ہزار والنٹیران کی تحریک

ایک ہزار والنٹیروں کے لئے جو تحریک کی گئی ہے

وہ خدا کے فضل سے محسوس ہونے لگی ہے۔ اگرچہ رفتار بہت سست ہے۔ لیکن اس کا شروع ہو جانا بھی کم از کم اس وقت غنیمت ہے۔ احباب کو یہ سوچ لینا چاہئے۔ کہ وقت بہت ہی تھوڑا ہے۔ دو تین مہینے بہت وقت نہیں۔ اگر کم از کم دس آدمیوں کی طرف سے بھی روزانہ خطوط آنے لگیں۔ تو سمجھا جائے کہ وقت معینہ تک ایک ہزار آدمی پورے ہو جائیں گے۔ گذشتہ تحریک کے بعد مندرجہ ذیل بزرگوں نے اس تحریک میں حصہ لینے کا وعدہ کیا ہے:۔

۱۔ قاضی ثناء اللہ صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ لاہور چھاونی لکھتے ہیں کہ اگرچہ وہاں کی جماعت کے بہت ہی تھوڑے آدمی ہیں۔ تاہم جماعت مذکور نے عہ۵ روپے جمع کر دینے کا وعدہ کیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزا۔

۲۔ بابو نورالدین صاحب نقشہ نویس لائل پور نے ایک مفصل خط میں الحکم کی اس تحریک پر اظہار مسرّت کیا ہے اور سالانہ جلسہ کو شاندار اور کامیاب بنانے کے لئے جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ اور وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ عہ۵ سالانہ جلسہ پر جمع کر کے پیش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی ہمت میں برکت دے اور ان کے رفقا اور معاونین کو توفیق سعادت دے۔ آمین!

لائل پور میں اور بھی ایسے اصحاب ہیں جو اس عزم میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً شیخ محمد اسماعیل صاحب۔ شیخ محمد حسین صاحب جو اکیلے ہی عہ۵ عہ۵ سے زیادہ دے سکتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگلی اشاعت میں ان کے نام درج کر سکوں گا۔

قومی تحریکیں

کسی قوم کے بیداری کے نشانات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ قومی تحریکوں کو محسوس کرے اور حتی الوسع ان پر رائے زنی کرے۔ پچھلے دنوں سے الحکم میں جن تحریکوں کا سلسلہ شروع ہے۔ تاکہ دوسروں کو بھی تحریک ہو۔ ممکن ہے روحانیت کی چاشنی کی شیدا قوم اس قسم کے روکھے پھیکے مضامین کو اپنی ضیافت طبع کے لئے اُبلی ہوئی کھچڑی سمجھے۔ مگر وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ قومی ضرورتوں کے پورا کرنے کیلئے کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ وہ اُس کو اپنے لئے بہترین غذا سمجھیں گے۔ اور الحکم خصوصیت سے یہ امتیاز قائم رکھنا چاہتا ہے۔ کہ وہ قومی خادم ہونے کی حیثیت سے جو کچھ قوم کے لئے مفید اور ضروری سمجھے۔ اُن کے سامنے رکھے۔ اس لئے میں ذیل میں اُن خطوط کو درج کرتا ہوں جو سالانہ جلسہ کی متعلق تحریک میں آئے ہیں۔ میں ان میں سے کسی پر کوئی رائے نہیں لکھتا۔ اور سردست جماعت کے روشن خیال لوگوں کو رائے زنی کیلئے تحریک کرتا ہوں۔

منشی عبدالحمید صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر اکونٹنٹ جنرل ریاست پٹیالہ کوہ کسولی سے لکھتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کوہ کسولی۔ ۲۳ر اگست ۰۸ء

مکرم بندہ ایڈیٹر صاحب الحکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

سالانہ جلسہ کی بابت آپ نے جو کچھ الحکم میں شائع کیا ہے۔ احباب اس پر بعد غور مناسب تجویزیں پیش کریں گے اس میں تو شک نہیں کہ جلسہ کو بارونق اور مفید بنانے کے لئے ابھی سے تیاری اگر نہ کی گئی۔ تو اس کے مفید مطلب ہونے میں احتمال ہی ہوگا۔

پروگرام کا قبل از جلسہ تیار ہونا نہائیت ضروری ہے۔ میری رائے میں تو آپ صدر انجمن سے اس بارہ میں زبانی مشورہ کر کے ایک ڈرافٹ پروگرام "الحکم" میں شائع کر دیں۔ اور اُس پر جماعت کی رائے طلب کر لیں۔ اگر کسی کے ذہن میں کوئی ردّ و بدل مناسب معلوم ہو تو وہ آپ کو تحریر کرے اور آپ اُس کو انجمن میں پیش کر کے فیصلہ کرا لیں۔ اگر انجمن کی رائے میں مجوزہ تبدیلی مناسب معلوم دے۔ تو پروگرام میں اصلاح کر دی جاوے۔ ورنہ نہیں۔

لیکن اس پروگرام کے ردّ و بدل میں رائے زنی کرنے کی اجازت مقررہ میعاد تک ہونی چاہئے۔ اور میعاد مقررہ کے بعد یکجا پروگرام ہر دو اخبار الحکم و بدر میں چھپ جانا چاہئے۔

شعر و شاعری کیواسطے میں آپ سے بالکل متفق ہوں اس کے لئے بہت وقت دینا۔ وقت کا ضائع ہی کرنا نہیں۔ بلکہ جماعت کو غلط راہ پر چلانے کی ترغیب دینا ہے۔ دیگر مذاہب آریہ۔ سکھ۔ عیسائی وغیرہ کے جلسوں و عبادت گاہوں میں شعر و شاعری کے سوا کچھ رہا ہی نہیں بلکہ اس سے کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔

رعائتی کرایہ کی بابت تو ضرور انتظام کرنا چاہئے جب عام رعایا اس سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ تو ہماری جماعت اس سے کیوں محروم رہے۔ البتہ کوشش شرط ہے۔ اگر یہ انتظام ہو جاوے۔ تو تمام احمدیوں کو جو اس جلسہ میں شریک ہوں۔ اُن کو چاہئے۔ کہ وہ نصف کرایہ جو انجمن اور آپ کی کوشش اور ریلوے ڈیپارٹمنٹ کی مہربانی سے بچ رہے۔ وہ مدرسہ دینیہ میں چندہ دیدیں۔ اس طرح سے اس مد کی فراہمی سرمایہ میں بڑی مدد مل جاویگی۔ پچیس روپیہ فی کس جو تجویز پیش کی ہے۔ بہت معقول ہے۔ خدا کرے کہ ایک ہزار سے بھی زیادہ دینے والے ہوں۔ ان میں سے ایک مجھے بھی شمار کر لیں۔

میری ایک اور گزارش ہے۔ وہ یہ کہ لنگر خانہ کا خرچ ایسے موقع پر (یعنی جلسہ پر) بہت ہی زیادہ بڑھ جائیگا۔ اور غالباً موجودہ سرمایہ اس کے لئے کافی نہ ہوگا۔ جس کے لئے بڑی دقت اور تکلیف کا اندیشہ ہے میری رائے ہے کہ لنگر خانہ کو خاص اس جلسہ کے دنوں تک ہوٹل کی شکل میں بدل دیا جاوے۔ اور بجائے مفت کھانا دینے کے مناسب دام لئے جاویں۔ تاکہ یہ فنڈ اپنا آپ گزارہ کر سکے۔ البتہ غریب احمدیوں کو مفت کھانا دیا جاوے۔ مگر جو متمول ہوں۔ اور کھانے کا دام بآسانی دے سکتے ہوں۔ اُن کو لنگر خانہ پر بار نہیں ڈالنا چاہئے۔ البتہ ایسے صاحبان کو اچھا اور وقت پر کھانا ملنا نہایت ضروری ہے۔ یا اگر یہ تجویز مناسب خیال نہ کی جاوے۔ تو ہر متمول شخص جو لنگر خانہ سے کھانا کھاوے۔ کم از کم پانچ روپیہ یا آٹھ آنہ یومیہ کے حساب سے تو لازمی طریق سے دلیوے۔ اس کے علاوہ جو صاحب زیادہ دینا چاہیں۔ وہ حسب معمول چندہ کی صورت میں دے سکتے ہیں۔ جیسا کہ اب دیتے ہیں۔ چندہ ان پانچ روپیوں سے بالکل الگ رہیگا۔ کیونکہ جو لوگ اس فنڈ میں چندہ دیتے ہیں۔ وہ تو دوسروں کی مدد کے لئے ہوتا ہے۔ نہ کہ اپنے کھانے کا دام۔ اگر کسی نے دو چار روپیہ چندہ دیکر خود ہی دوسرے طریقہ کھانے وغیرہ میں وہ روپیہ یا کم و بیش وصول کر لئے۔ تو ایسے چندہ کا ثواب ہی کیا ہوا۔

میں نے اپنا خیال ظاہر کر دیا ہے۔ آگے جیسی آپ صاحبان کی رائے ہو۔

جلسہ کے موقعہ پر پردہ دار مستورات کی رہائش کا کیا انتظام رکھا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اس جلسہ پر میں اپنی اہلیہ کو بھی اپنے ہمراہ لاؤں۔

عبد الحمید سپرنٹنڈنٹ دفتر اکونٹنٹ جنرل ریاست پٹیالہ

چودھری غلام حسین صاحب سٹیشن ماسٹر بہاولپور

سے لکھتے ہیں :-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اخی مکرمی جناب شیخ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

ایک کارڈ اول ازیں جناب کی خدمت میں روانہ کر چکا ہوں امید ہے کہ مطالعہ سے گزرا ہوگا۔ اب مفصل عرض کرتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت نے اپنے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اس بات کا اقرار کیا ہوا ہے۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ ہماری جماعت چار لاکھ ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے (امید قوی ہے کہ یہ شمار ٹھیک ہوگا۔ کیونکہ ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات میں بھی چار لاکھ کے قریب لکھا ہے) تو کیا چار لاکھ سے ایک ہزار آدمی بھی ایسا نہیں ہوگا جو آپ کی تجویز کے ساتھ متفق ہو۔ اگر ایک ہزار متوسط الحال آدمی آئندہ سردی کے اخراجات کو کم کر کے یہ رقم اپنی اپنی گرہ سے ہی ادا کر دیں تو کوئی بڑی بات نہیں اور آپ کی تجویز کی تکمیل بھی ہو جاوے۔ اور چندان تکلیف بھی نہ ہو۔ جب تک ہم اپنے اوپر دین کی خاطر تکلیف گوارا نہیں کریں گے۔ ہم کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ اخویم جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اپنی تقریر میں ٹھیک فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک جماعت کے فرد کو یہی خیال کرنا چاہئے۔ کہ سب کام میرے ہی سر پر ہیں۔ اور جب تک میں خود ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤں گا۔ کام نہیں چلیگا۔ اور یہ باتیں کاغذات تک نہیں رہنی چاہئیں۔ بلکہ عملی صورت اختیار کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دیوے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آپ نہایت عمدہ عمدہ تجویزیں سلسلہ عالیہ کی ترقی کے واسطے سوچتے رہتے ہیں۔ والسلام۔ آپ کا دعاگو۔

نیاز مند غلام حسین سٹیشن ماسٹر بہاولپور غربی

بابو نور الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ

لائل پور سے لکھتے ہیں:-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مکرمی و معظمی جناب شیخ یعقوب علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ مزاج شریف

جناب کی خدمت میں یہ التماس ہے۔ کہ آپ نے جو تجویز سالانہ جلسہ کے بارونق بنانے کے لئے پیش کی ہے۔ وہ نہایت احسن ہے۔ یہ کہ ہر ایک احمدی کو ابھی سے اس میں حصہ لینے کے لئے کوشش فرمانی چاہئے۔ قدرت ثانیہ میں یہ پہلا سالانہ جلسہ ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ گورنمنٹ کی خاص فرمانبردار قوم دنیا میں اس وقت احمدی قوم ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسے امام کی تابعدار ہے۔ جو گورنمنٹ کا ہمیشہ شکر گزار اور شکر گزار رہنے کی تعلیم دیتا رہا۔ جبکہ ریلوے اتھارٹی دوسری انجمنوں کے اجلاس کے موقعہ پر دوسروں کو نصف کرایہ کی رعایت دے دیتی ہے۔ تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ بھی ضرور یہ رعایت کرے گی۔ مگر اس کے حاصل کرنے کے لئے ہماری طرف سے بھی کوشش ہونی چاہئے۔ اور ابھی سے ہونی چاہئے۔ اس کے بعد جلسہ پر تحریک فرمائی جاوے۔ کہ اس نعمت کے شکریہ میں وہ تمام بھائی جو پورا کرایہ دینے کے عادی ہیں۔ اپنا نصف کرایہ سالانہ جلسہ کے اخراجات کے لئے دیدیں۔ تو میرے خیال میں اس طرح سالانہ جلسہ کا خرچ نکل آئے گا۔ اور کسی بھائی کو تامل بھی نہ ہوگا۔ اور میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ مبلغ ۲۵ سالانہ جلسہ کے موقع پر جمع کر کے پیش کروں گا۔ المرقوم ۱ ستمبر ۱۹۰۸ء

الراقم

خاکسار نور الدین احمدی نقشہ نویس لائل پور۔

محترم میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے رقمطراز ہیں:-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مجی اخویم جناب شیخ صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

میں چونکہ بہت عدیم الفرصت ہو گیا ہوں۔ کچھ اس وجہ سے اور کچھ اس خیال سے کہ سلسلہ احمدیہ میں بہت سے قابل دوست خدا کے فضل سے پیدا ہو گئے ہیں۔ جو اس خدا کے پاک سلسلہ کی امداد قلمی کرنے کے خوب اہل ہیں۔ خاموش رہتا ہوں۔ ؎

چو کارے بے فضول من بر آید
مرا در وے سخن گفتن نشاید

آپ نے پرچہ الحکم میں سیالکوٹ کی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے میرا نام صرف اپنی قدیمی محبت اور خاص توجہ کی وجہ سے لے دیا ہے۔ ورنہ ایسے اہم امور میں جبکہ شاعرانہ مذاق اندریں سلسلہ روز افزوں ترقی پر ہے۔ قلم اُٹھانے کی جرأت کر کے اس مضمون کو معرکۃ الآراء بنانا کسی صورت میں مناسب نہیں۔ ابتداء تمدن سے نظم و نثر نے ایشیائی مجالس میں موزون طبع افراد مجلس کی طبع زمائیوں کے جوہر دکھلائے ہیں۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں ان کا وجود ارباب مجلس کی خوشی اور انبساط کا باعث ہوا ہے۔ پس اس مقبول طبائع رنگ پر ان میں سے خصوصاً نظم کی دخل دہانی کے برخلاف ایک عام بحث کرنا یا عام بحث کا اُٹھانا خواہ کسی پہلو پر ہی ہو۔ کچھ اتنا مفید ہی نہیں ہوگا۔ جن اصحاب کی طبع موزون واقع ہوئی ہے۔ اور جن کو شعر و شاعری کا مذاق ہے۔ وہ تو ایک ایک مصرعہ کے موزون ہو جانے پر تڑپتے ہیں۔ اور اُن کی بیتابی اور بے چینی اُن کو جامہ سے باہر کر کے اہل مجلس کے سامنے پرچہ کاغذ ہاتھ میں لئے لا کھڑا کرتی ہے۔ اس اُٹھتے جوش کو آپ کا خیال اور میرا ناگوار مضمون کب روک سکتا ہے۔ میں یہ مانتا ہوں۔ کہ بعض اصحاب کی نظمیں صرف اُن کی طبیعت کے کسی اندرونی درد اور جوش کے لحاظ سے اُن کو بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اور باریک بین و لطایف پسند نکتہ سنج۔ موزون طبع۔ نازک خیال ناقدوں کو بُری معلوم ہوتی ہیں مگر کہا گیا جائے ہر ایک آدمی ہر ایک زبان میں اسی اندرونی درد اور جوش کے ظاہر کرنے میں قابل افراد کی شعر فہمی اور نکتہ گیری کا اندازہ بہت ہی کم کرتا ہے اور اُن کی پرواہ نہیں کرتا۔ مجلس کے اراکین بھی مجبور ہوتے ہیں۔ وہ مجلس میں اپنے اعتراض اور مشن کی نسبت عام

قبولیت کو پیدا کرانا چاہتے ہیں۔ بہرحال اُن کو بھی خاموش ہی ہونا پڑتا ہے۔ اور نظمیں سُنانے والے اپنے اُٹھتے ہوئے جوش میں جو تیار کرکے لاتے ہیں۔ سُنا جاتے ہیں۔ اور ایسا ہی ہوتا رہتا ہے۔ بہرحال میں اس قدر عرض کرنے کے واسطے ضرور تیار ہوں۔ کہ حضور مقدس حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد ہمارے سالانہ جلسہ کا رنگ ایک خاص نظام پر ظاہر ہونا ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہی ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے صاحب رائے بزرگ اور دوسرے ذیقدر و ذی فہم اہل فطنت۔ اہل مذاق ناظم و ناثر مضامین اور نظمیں ملاحظہ کریں اور جن کو وہ انتخاب کریں۔ وہی جلسہ میں سنائی جائیں۔ جلسہ کا پروگرام باضابطہ تیار ہونا چاہئیے۔ لیکچراروں کے نام اور اُن کے لیکچر دینے کے گھنٹے معین ہونے چاہئیں۔ اور یہ سب کچھ جلسہ سے پیشتر طے ہوکر قبل اس کے کہ احباب دارالامان میں حاضر ہوں۔ اخبار وں میں طبع ہو جانا چاہئیے۔ آپ کی تحریک پر میں اسی قدر عرض کرنا کافی سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو اس پاک سلسلہ کی ہر قسم کی امداد کی بیش از پیش توفیق دے۔ ۳۰ر اگست ۱۹۰۸ء

خاکسار

میر حامد شاہ از سیالکوٹ

تعزیت کا خط

ذیل میں مَیں ایک خط اپنے ایک مکرم دوست بابو محکم دین صاحب مختار عدالت امرتسر کا شایع کرتا ہوں۔ بابو صاحب سے ایڈیٹر الحکم کو پندرہ سال سے نیاز حاصل ہے۔ اُن کو ہمیشہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح سے بہت محبت رہی ہے۔ وہ اپنے مذاق کے ایک خاص آدمی ہیں اُنہوں نے یہ خط ایک خاص جوش ارادت سے لکھا ہے۔ اور میں اس کا شایع کرنا ضروری سمجھتا ہوں مجھے افسوس ہے کہ میں جلد اس کے لئے جگہ نہ نکال سکا۔ اس لئے اپنے معزز دوست نہیں بھائی سے معذرت چاہتا ہوں۔ ایڈیٹر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۲۷ر اگست ۱۹۰۸ء
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

بخدمت شریف جملہ قرابت وارادت داران حضرت مرزا غلام احمد صاحب مرحوم سلمہم اللہ بالقابہ بعد دعائے مغفرت بحق مرزا صاحب مرحوم بالقابہ یہ عاجز محکم دین مختار عدالت حال بازار امرتسر نہایت ادب سے گزارش کرتا ہے کہ بجائے علیحدہ ہر ایک صاحب تعلقدار کی خدمت میں اظہار افسوس ناگہانی کرنے کے میں بذریعہ طبع کرانے خط ہذا باخبار الحکم اپنا فرض دینی و دُنیوی سمجھتا ہوں۔ کہ بلحاظ ہمدردی انسانی جتلاؤں۔ کہ دراصل ایسے بزرگ اور ابو الوقت مسیح روحانی کی وفات کا صدمہ آپ صاحبان کو کم حوصلہ نہ کرے۔ اور یہ میری دُعا ہے۔ اور ایسا ہی ہر ایک پڑھنے والے سے مَیں اُمید اور بھروسہ رکھتا ہوں۔ کہ وہ بھی جناب مرزا صاحب کے حق میں خصوصاً اور قرابت داران وارادت داران کے حق میں بالعموم دلی توجہ سے بارگاہ الٰہی میں دعا کریں اور کرتے رہیں۔ مجھے اُن کی ذات خاص سے دینی اور دُنیوی امور میں بہت فائدہ پہنچا ہے۔ میں نے اُن کو اپنے حق میں خاص ذریعہ دیکھا ہے۔ میرے نزدیک تمام جماعت احمدیہ میں سب کے سب ایسے پکے مسلمان کم ہوں گے۔ جن کو یہ یقین کمال کے درجہ پر لے گیا ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ زندگی دیتا ہے۔ موت اور حیات سب اُسی کے اختیار خاص میں ہیں۔ اُن کی نظر میری طرح بہت وسیع نہیں ہوتی۔ اس لئے مَیں اُن کی خاطر اظہار افسوس چھاپ کر ہمدردی کرتا ہوں۔ میں بھی بچہ ہوں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ یہ غرض نہیں ہے کہ اس ہمدردی سے جس جگہ جاؤں۔ جماعت سے روٹیاں کھاؤں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں کو صبر دیوے اور ترقی درجات بخشے کہ دوسرے مسلمان غیر ملت والوں سے نفرت نہ کیا کریں۔ اور نہ اُن کے طعنہ و گالیاں سے ڈرا کریں۔ جو لوگ قادیان میں جا کر آباد اور رہائش ہوئے ہیں۔ اُن کی طرف میرے مضمون کا خاص طور پر مقصود ہے۔ والسلام

محکم دین بقلم خود۔

احمدی انجمنوں کی روئیدادیں

مَیں نے کئی مرتبہ لکھا ہے کہ جہاں جہاں انجمنیں قایم ہو چکی ہیں۔ ان کو اپنے ہفتہ وار یا ماہواری جلسوں کی مختصر روئیدادیں بھیجدینی چاہئیں۔ تاکہ وہ الحکم میں چھپ کر دوسروں کے لئے ترغیب و تحریک کا موجب ہوں۔ اس تحریک کا بہت ہی خفیف سا اثر شروع ہوا ہے امید ہے دوسری انجمنیں غور کریں گی۔ فی الحال انجمن احمدیہ لائل پور اور پٹیالہ کی مرسلہ روئیدادیں درج کی جاتی ہیں:۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

انجمن احمدیہ لائل پور

بروز اتوار مورخہ ۳۰۔ اگست ۱۹۰۸ء کو بر مکان شیخ میاں محمد صاحب مالک چکی گھر منعقد ہوا۔ جس میں بہت سی تجاویز پیش ہوکر پاس ہوئیں۔ ان میں سے مفصلہ ذیل تجاویز درج اخبار ہونے کے قابل سمجھکر انجمن آپ کی طرف ارسال کرتی ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ اُن کو اخبار میں درج فرما کر مشکور فرماویں گے

(۱) ہر پندرہ یوم کے بعد ایک ایسا جلسہ ہونا چاہئیے جس میں مضمون مقرر کردہ پر ہر ایک بھائی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا کرے۔

(۲) مسیح موعود علیہ الصلوۃ کی یادگار میں جو مدرسہ دینیات کھولا جاتا ہے اس کے لئے مستقل ماہوار چندہ ہونا چاہئیے۔ چنانچہ اسی مجلس میں موجودہ سب برادران نے حسب توفیق ماہوار چندہ لکھوا دیا۔ جس کی تعداد فی الحال مبلغ سات روپیہ ۱۲ ہے۔ آئندہ امید ہے۔ یہ تجویز مفصلات میں بھی پیش کرکے اس پر عمل کرنے کی تحریک کی جاوے گی۔ اس چندہ کا عمل یکم ستمبر ۱۹۰۸ء سے شروع ہو گیا ہے۔

(۳) خلیفۃ المسیح موعود علیہ السلام کی تحریک کے بموجب انجمن نے حکیم احمد حسین صاحب کے لئے پسند کیا کہ وہ دارالامان قادیان شریف میں کم از کم تین ماہ تک رہ کر قرآن شریف سیکھیں۔ تاکہ وہ ہمیں درس دینے کے قابل ہو جائیں۔ اور اُن کے خرچ کے لئے کم از کم ۱۰ روپے ماہوار تجویز کئے گئے۔ جو علیحدہ طور پر ممبران سے جمع کئے جانے چاہئیں چنانچہ اس پر اسی مجلس میں عمل کیا گیا۔ اور مفصلہ ذیل احباب نے حصہ لیا:۔ (۱) شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ۱۵ (۲) شیخ محمد حسین صاحب ۸ (۳) منشی نورالدین صاحب ۸ (۴) شیخ اصغر علی صاحب ۸ (۵) مستری عبدالرحمن صاحب عمر (۶) مستری عبداللہ صاحب والدہ مستری صاحب عمر (۷) منشی محمد حسین صاحب ملازم ڈاکخانہ عمر (۸) شیخ خدا بخش صاحب ۸ (۹) میاں محمود الدین صاحب نقشہ نویس ۸ (۱۰) منشی محمد حسین صاحب نقشہ نویس ۴ کل میزان ۵ روپیہ ۳۱

الراقم

نورالدین سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ

جلسہ انجمن احمدیہ پٹیالہ

مورخہ ۶ر ستمبر ۱۹۰۸ء کو انجمن احمدیہ کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ بعد تلاوتِ قرآن مجید مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی گئیں:۔

(۱) جلسہ احمدیہ پندرہ روزہ منعقد ہوا کرے اور ایک فنڈ بنام جلسہ فنڈ کھولا جائے۔ جس میں تمام احباب ایک ایک پیسہ دیا کریں۔ اور جو رقم اس طور پر وصول ہو۔ وہ قومی اور دینی مصارف کے صرف میں لائی جائے۔ سب احباب نے اس فنڈ اُسی وقت اپنا اپنا چندہ دے دیا۔

(۲) یادگار مسیح الموعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف مزید توجہ کی جائے۔ اور تمام رقم چندہ اس ہفتہ میں وصول کی جائے۔

(۳) موافق تجویز اخبار الحکم مطبوعہ ۲۱۔ اگست ۱۹۰۸ء مُٹھی بھر آٹا کا سسٹم جاری کر دیا گیا۔

(۴) ڈاکٹر عبدالحکیم سے مولوی محمد یسین صاحب کے مباہلہ کا تحریری جواب لیا جائے۔ ورنہ آپ کی گریز شایع کر دی جائے۔

از اں بعد محمد مرتضیٰ خان نے اپنا مضمون خاتم النبیین پر پڑھ کر سُنایا۔ اور باوا شام داس (مولوی عبدالصمد) صاحب نے ایک نظم نعتیہ بزبان ہندی سُنائی۔ جو اپنی طرز پر بہت عجیب تھی۔ خاتمہ پر قدرتِ ثانی کے ظہور کے لئے دعا کی گئی۔ یہ جلسہ جناب شیخ محمد افضل صاحب تھانیدار (جن کے مکان پر جلسہ منعقد ہوا) کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے حاضرین جلسہ کی چائے بسکٹ سے دعوت کی۔ فقط

خاکسار

محمد مرتضیٰ خان احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ پٹیالہ
مورخہ ۶ ر ستمبر ۱۹۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میری اپیل

میں اُن تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے میری پہلی عاجزانہ درخواست پر توجہ کی ہے۔ لیکن میں اس کے ساتھ ہی افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ جیسی توجہ کی مجھے اُمید تھی وہ نہیں کی گئی۔ یا کم از کم ابھی مجھے یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ احباب نے کہاں تک توجہ کی ہے۔

اگرچہ بہت سے اسباب ہوں گے۔ جن کی وجہ سے اکثر احباب ان باتوں پر توجہ نہیں کرتے یا نہیں کرسکتے۔ لیکن جہاں تک میں سمجھ سکتا ہوں۔ قوم کو ایک ایسے خادم کی طرف ضرور توجہ رکھنی چاہیئے . . . . اور اُس کی مدد کرنی چاہیئے جو معرض خطرہ میں پڑا ہوا ہو۔ رسالہ

تشحیذ الاذہان

ایک ایسے نفس[1] کی زیر ایڈیٹری میں شایع ہوتا ہے۔ جس کی پیدائش اور تربیت اُس جگہ میں ہوئی ہے۔ جو فی زمانا خدا تعالیٰ کی وحی کی مورد ہے اور اُس کی تعلیم و تربیت خدا تعالیٰ کے رسول کے ہاتھ سے ہوئی ہے۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ اس کی تحریریں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ آج جبکہ خدا تعالیٰ کا رسول ہم سے جُدا ہو چکا ہے۔ اس نفس کی تحریروں سے خدا تعالیٰ کے رسول کی ملاقات ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اُن کی اس طرز تحریر میں اُس پیارے امام کی تحریر کا جلوہ نظر آتا ہے۔ جیسا کہ آپ اُن خطوط سے معلوم کرسکتے ہیں۔ جو اکثر احباب نے مجھے وقتاً فوقتاً لکھے ہیں۔ یا اُن ریویوز سے جو معزز ہمعصر اخباروں کے ایڈیٹروں نے کئے ہیں۔ جن کو یہاں درج کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

رسالہ تشحیذ الاذہان خواہ کچھ ہی ہو۔ مگر یہ میں ضرور عرض کروں گا۔ کہ اس کو مخالفین و موافقین نے عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اور میرے پاس بہت تعریفی خطوط بھی موصول ہوئے ہیں۔ اور زبانی بھی بہت تعریف سُنی ہے۔ مگر میں ان تمام باتوں کو کیا کروں۔ جبکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ عملاً اس تعریف و توصیف میں کوئی نمایاں ترقی نہیں دکھائی گئی۔ اور نہ کافی طور سے اس کا خریدار بن کر ہاتھ بٹایا گیا ہے۔ اور نہ اس ہونہار نوجوان کی کافی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اور نہ داد دی گئی۔

پھر میں دیکھتا ہوں۔ کہ رسالہ کی مالی حالت بہت ہی نازک ہے۔ اور اسی غرض کے لئے میں پہلے ایک اپیل پیش کرچکا ہوں۔ اور اب پھر عرض کرتا ہوں۔ کہ اے بزرگان قوم میری اس اپیل پر توجہ فرمائیں۔

میں اپنی اس اپیل کے ذریعہ آپ صاحبان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ صاحبان خریدار بنکر اس رسالہ کی مدد فرمائیں۔ جو احباب خریدار نہیں ہیں۔ وہ خریدار ہوں۔ اور جو خریدار ہیں۔ وہ اور خریدار مہیا کرنے کی کوشش فرماویں اور موجودہ خریداران اگر پانچ پانچ اور خریدار مہیا کریں۔ تب بھی دو ہزار خریدار ہو سکتے ہیں۔ اور یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

میں اسی موقع پر اسی اپیل کے ذریعہ

ممبران انجمن تشحیذ الاذہان

کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوا اُن کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اس وقت اپنے فرض منصبی کی طرف خیال فرمائیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ انجمن کی ہر طرح سے مدد کریں۔ اور چونکہ یہ رسالہ آپ لوگوں کا ہی ہے۔ اس لئے آپ خاص طور پر کوشش فرماویں اور میں آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ کم از کم دس خریدار فی ممبر مہیا کرکے ممنون فرمائیں۔ والسلام

نوٹ:۔ رسالہ ماہوار ہر قمری مہینہ کی دس تاریخ کو شایع ہوتا ہے۔ قیمت عام سے دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ طلباء سے ڈیڑھ روپیہ سالانہ لی جاتی ہے۔

الملتمس
منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

[1] یعنے صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلف الصدق عالی جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت خلیفۃ المسیح کا خطاب

طلباء مدرسہ کو

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بروح القدس نے اپنے معمولی درس قرآن مجید کے علاوہ ارادہ فرمایا ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً طلباء مدرسہ کو خصوصیت سے ہفتہ میں ایک یا دو مرتبہ بعد مغرب خطاب کریں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تحریک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوئی ہے۔ ورنہ ہر روز آپ وعظ فرماتے ہی ہیں۔ طلباء مدرسہ کو یہ خصوصیت اور امتیاز قابل ناز ہے۔ کہ اُن کے امام نے اُن کے لئے اپنے گرامی اوقات میں سے کچھ حصّہ مخصوص کیا۔ جو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں انہیں حاصل نہ تھا۔ اس سے اُن والدین کو کیسی خوشی ہوسکتی ہے۔ جنہوں نے اپنے بچّوں کو مدرسہ تعلیم الاسلام میں بھیجا ہے مدرسہ کی یہ خصوصیت باعث فخر ہے۔

ان دنوں جبکہ طلباء سے بعض پولیٹیکل لیڈر نہایت خطرناک کام لے رہے ہیں۔ اور اُن کی آتشین تقریروں نے ناعاقبت اندیش نوجوانوں کے دلوں کو پھونک ڈالا ہے۔ اور وہ اخلاق اور حقوق العباد کی کچھ بھی پرواہ نہ کرکے سوراجیہ کی خواہش کی گونج اپنے دماغ میں سنتے ہیں اور لبرٹی لبرٹی کے نعرے مارتے ہیں۔ یہ بہت ہی ضروری پہلو ہے جو ہمارے امام کے خلیفہ نے (ایدہ اللہ بنصرہ) اختیار کیا ہے۔ اس مقام پر یہ ظاہر کرنا ضروری ہے۔ کہ جس طرح پر ہمارے سید و مولا امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گورنمنٹ کی وفاداری کی تعلیم اپنے اصول میں رکھی ہوئی تھی۔ اسی طرح پر ہمارے خلیفۃ المسیح نے اس کو ضروریات دین میں سے یقین کیا ہے چنانچہ اسی اشاعت میں جو اعلان شایع کیا گیا ہے۔ وہ اس امر کو بخوبی ظاہر کرتا ہے۔ غرض حضرت خلیفۃ المسیح نے طلباء مدرسہ کو خصوصیت سے ہفتہ میں دو مرتبہ تلقین کے لئے وقت دینا پسند کیا ہے۔ گزشتہ ہفتہ میں آپ نے دو مرتبہ جو تقریر کی اُس کا خلاصہ میرے اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ نہائیت توجہ سے پڑھا جاویگا۔

ایڈیٹر

پہلی تقریر

ابتداً آپ نے اپنے تعلقات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے مخلوق سے بے نیاز کر دیا ہے۔ میری حاجتوں اور ضرورتوں کا وہ خود کفیل ہے اور ذمہ وار ہے۔ اور ایسے طریق پر میری مدد کرتا ہے کہ دوسرے سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اس سے تم لوگ سمجھ

سکتے ہو کہ میرا تمہیں نصیحت کرنا محض خدا کی رضا کے لئے ہے۔ اور نیز اُسی ذمہ واری کی وجہ سے جو مجھ پر تم لوگوں نے آپ ہی رکھ دی ہے۔ بہر حال میں یہ ظاہر کرتا ہوں کہ میں محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور اُس کی مخلوق پر شفقت کی غرض سے تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہوں جو کچھ کہتا ہوں۔

آجکل تم دیکھتے ہو۔ کہ بعض ناعاقبت اندیش لوگوں نے طالب علموں سے کس کس قسم کے خطرناک کام لئے ہیں۔ وہ طالب علم یا اُن کے وہ لیڈر اور سرپرست اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے اُس کی مخلوق پر شفقت کی تعلیم اُن کو دی گئی ہوتی تو اس قسم کی کمینہ اور بابچی پن کی حرکات ان سے سرزد نہ ہوتیں۔ جن کو وہ اپنے اور اہل ملک کے لئے مفید اور بہتر یقین کرتے ہیں۔ یہ امور ملک کی بہتری کی بجائے اُس کے لئے سخت مضر اور نقصان رساں ہیں۔ ایسی حرکات محض اس لئے ہوتی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ہدائتوں پر عمل نہیں۔ میں تمہیں ہدائت کرتا ہوں۔ کہ اس قسم کی شرارتوں سے بالکل الگ اور بیزار رہنا چاہئے۔ اسلام فرمانبرداری کا نام ہے۔ اور حاکم وقت کی اطاعت ضروری ہے۔ اس کے لئے ہمارا امام ہمیشہ یہی تعلیم دیتا رہا ہے۔

اس کے بعد تمہیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ تمہارا فرض ہے کہ تم سچے وفادار اور سچے مسلمان بنو۔ قرآن مجید نے دو بچوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک حضرت اسماعیلؑ کا۔ دوسرے حضرت یوسفؑ کا حضرت اسماعیلؑ ایک نوجوان تھے۔ اُن کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رویا میں دیکھا کہ وہ اپنے بچے کو ذبح کرتے ہیں۔ اس خواب کا اظہار انہوں نے اسماعیل سے کیا۔ اُنہوں نے اُن کو کیا کہا۔

اے میرے باپ! جو کچھ آپ کو حکم ملا ہے چلد کرو۔ آپ مجھے انشاءاللہ صابر پائیں گے۔ خدا تعالیٰ کی رضا اور باپ کی اطاعت میں سر رکھدیا۔ اور یہی وفاداری اور فرمانبرداری ہے۔

حضرت یوسف نے اپنی عفت اور طہارت کا جو نمونہ دکھایا وہ ایک ظاہر امر ہے۔ پس ان دو بچوں کے ذکر سے تمہیں خدا تعالیٰ کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور اولوالامر کی اطاعت اور وفاداری کا سبق لینا چاہئے۔ اور اس کے ساتھ ہی عفت اور طہارت کی زندگی بسر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی توفیق کو مانگنا چاہئے۔

دعا بہت بڑا ہتھیار ہے اس کو کبھی ہاتھ سے نہ دو۔

یہ آپ کی پہلی تقریر کا خلاصہ ہے۔ دوسری تقریر میں آپ نے اس امر پر زور دیا۔ کہ وحدت پیدا کرنی چاہئے۔ اولاً۔ آپ نے نظارۂ عالم سے دکھایا کہ دنیا میں اختلاف موجود ہے۔ لیکن باوجود اختلاف کے پھر بھی ایک اتحاد ہے اگر اس اتحاد سے کام نہ لیا جاوے۔ تو یہ سارا کام بگڑ جاوے۔

اس موقعہ پر آپ نے مختلف مثالوں کے ذریعہ سے اس صداقت کو بتایا پھر طلبار کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تمہارے مدرسوں میں رسہ کا ایک کھیل ہوتا ہے۔ اس کی تعلیم قرآن مجید کی ایک آیت سے ملتی ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ یہ رسہ جو مدرسوں میں ورزش کے لئے رکھا جاتا ہے جب تک متحد طاقت سے اسے ایک جماعت نہ کھینچے وہ کامیاب نہیں ہوسکتی۔

اسی طرح پر اس وقت ضرورت ہے کہ ہم قرآن مجید کے حبل کو مضبوطی سے پکڑلیں اسلام پر سخت حملے ہو رہے ہیں فلاسفر اپنے رنگ میں حکیم اپنے طرز پر اور شباب والے اپنے طریق پر عیسائی آریہ برہمو اور مختلف فرقوں اور مذاہب کے لوگ جدا جدا چاہتے ہیں کہ وہ اس پاک تعلیم کا نام و نشان مٹا دیں۔ بیرونی حملہ ہی نہیں اندرونی لوگ بھی بگڑے ہوئے ہیں ان کی علمی اور عملی طاقتیں کمزور ہو چکی ہیں۔

ایسی حالت میں سب کا فرض ہے کہ ہم علمی طور پر اس رسن کو مضبوطی سے پکڑیں۔ پس وحدت پیدا کرو اور عملی طور پر۔

وہی بھیرہ کا قضیہ نامرضیہ

بھیرہ کی مسجد کے متعلق جو جھگڑا تھا۔ اُس کا فیصلہ باہمی راضی نامہ سے ہو گیا۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اس میں ایک امر قابل اصلاح ہے کہ جمعہ کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک جمعہ احمدی لوگ دالان اور صحن میں پڑھیں۔ اور مخالف اندر مسجد کے کوٹھہ میں۔ اور دوسرے جمعہ مخالفین باہر اور احمدی اندر یہ مصیبت اور تکلیف ہی کم نہ تھی۔ کہ اس پر یہ اور اضافہ ہوا۔ کہ مسجد کے ساتھ ایک بنگلہ اس غرض کے لئے بنایا گیا تھا۔ کہ آنے والے مہمان اس میں ٹھہریں اور آرام پائیں۔ مگر اس مکان میں مہمانوں کا ٹھہرنا بند کر دیا گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع شاہ پور احمدی جماعت کے شکرگزاری کے مستحق ہیں۔ کہ آپنے اس معاملہ پر نوٹس لیا۔ اور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو موقع پر بھیجنے کی تکلیف گوارا کی۔ مگر کیا وہ اس امر پر توجہ نہیں کریں گے۔ کہ ہماری جماعت کو تنگ کرنے کے لئے کس کس قسم کے شرمناک منصوبے کئے جاتے ہیں در اصل اس ساری تکلیف کا موجب سب انسپکٹر بھیرہ جو ایک متعصب حنفی ہے اور رضا علی خاں ہیڈ کنسٹیبل شیعہ ہے ہیں اور جب تک اُن لوگوں کو وہاں سے تبدیل نہیں کیا جاتا غریب احمدی امن نہیں پا سکتے اس لئے کہ اُنہوں نے ایک امن جو اور امن پسند جماعت کے متعلق جس قسم کی تحریریں کیں ہیں وہ اب واقعات کی بنا پر انہیں صحیح ثابت کرنیکی کوشش کریں گے اور اس سے ہمارے غریب احمدی بھائیوں کو جن مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے وہ ایک ظاہر بات ہے اگر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اس معاملہ پر تھوڑی سی توجہ فرما کر ان دونوں آدمیوں کو وہاں سے تبدیل کرنیکی تجویز کر دیں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سارا فساد مٹ جاوے اگرچہ دوسرے مسلمان ہمارے مخالف ہیں مگر صاحب موصوف یہ سمجھ سکتے ہیں کہ سالہا سال سے وہ لوگ یہاں رہتے ہیں اور احمدیوں اور غیر احمدیوں کی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ اور مسجد بجائے خود احمدیوں کی ہی مسجد ہے۔ مفسدہ انگیزی کے مزید سلسلہ کو روکنے اور ایک وفادار امن جو قوم کے حقوق کی حفاظت اور امن عامہ کے لحاظ سے ضروری ہے کہ صاحب موصوف اس انتقامی امر میں دخل دیکر ان دونوں آدمیوں کو وہاں سے تبدیل کر کے بھیرہ کے مسلمانوں پر رحم فرماویں۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

کیا آپ بیمار ہیں؟

سچائی کا جھنڈا!

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق